Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعۃ المبارک
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۶/۳۱ | ۲۰ ربیع الاوّل ۱۳۹۷ھ ۱۱ امان ۱۳۵۶ ہش ۱۱ مارچ ۱۹۷۷ء | نمبر ۵۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱؍امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۱۱؍امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

"کل بھی بخار تیز رہا اور نیم بے ہوشی کی حالت رہی کل سے نلکی کے ذریعہ سیال غذا دینی شروع کی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مقدس وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ یکم، ۲، ۳؍اپریل ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگی۔

نمائندگان کا انتخاب جماعت کے عام اجلاس میں ہوگا۔ منتخب نمائندگان کے اسماء گرامی بغرض منظوری ۱۵؍امان ۱۳۵۶ ہش بمطابق ۱۵؍مارچ ۱۹۷۷ء تک سیکرٹری مجلس مشاورت کو پہنچ جانے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ دُنیا میں وحدت پھیلانا چاہتا ہے

جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے ظلم اور خیانت کرتا ہے وہ وحدت کا دشمن ہے

"لوگ بڑے بڑے اور کھلے گناہوں سے تو اکثر پرہیز کرتے ہیں۔ بہت سے آدمی ایسے ہوں گے جنہوں نے کبھی خون نہیں کیا، نقب زنی نہیں کی۔ یا اور اس قسم کے بڑے بڑے گناہ نہیں کئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں جنہوں نے کسی کا گلہ نہیں کیا یا کسی اپنے بھائی کی ہتک کرکے اس کو رنج نہیں پہنچایا یا جھوٹ بول کر خطا نہیں کی؟ یا کم از کم دل کے خطرات پر استقلال نہیں کیا؟ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے جو ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوں اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوں۔ ورنہ کثرت سے ایسے ملیں گے جو تقریباً جھوٹ بولتے ہیں اور ہر وقت ان کی مجلسوں میں دوسروں کا شکوہ شکایت ہوتا رہتا ہے اور وہ طرح طرح سے اپنے کمزور اور ضعیف بھائیوں کو دُکھ دیتے ہیں۔

اِس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ میں اِس وقت بُرے کاموں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر اور نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔ خلاصتہً یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین پر فساد کریں۔ اللہ تعالیٰ دُنیا میں وحدت پھیلانا چاہتا ہے لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے، ظلم اور خیانت کرتا ہے، وہ وحدت کا دشمن ہے۔ جب تک یہ بدخیال دل سے دُور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچّی وحدت پھیلے۔ اِس لئے اس مرحلے کو سب سے اوّل رکھا۔

تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابرار کے لئے پہلا انعام شربتِ کافوری ہے۔ اِس شربت کے پینے سے دِل بُرے کاموں سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے دلوں میں بُرائیوں اور بدیوں کے لئے تحریک اور جوش پیدا نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ ۳۷۴، صـ ۳۷۵)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ رامان ۱۳۵۶ ہش
۱۱ رمارچ ۱۹۷۷ء

دو مختلف گروہ اور ان کا متضاد طرزِ عمل

ہم قبل ازیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی رُو سے اس امر کو واضح کر چکے ہیں کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا کی لعنت ساتھ نہ ہو اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتی اس لئے لوگوں کے لعن طعن کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خدا کی لعنت سے ڈرنا چاہیئے اور تمام تر کوشش اس بات کی کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے اور ہمیشہ راضی رہے۔ خدا تعالیٰ نے اس امر کو قرآن مجید میں کھول کھول کر بیان فرمایا ہے کہ وہ کن لوگوں سے راضی ہوتا اور انہیں اپنے انعامات سے نوازتا ہے اور وہ کون لوگ ہیں جو اپنے آپ کو اس کی لعنت کا مستحق بنا لیتے ہیں اور ان پر اُس کی لعنت پڑ کر رہتی ہے۔ ان دونوں قسم کے لوگوں کا اُس نے سورۃ الرعد میں یکے بعد دیگرے ایک ساتھ ذکر کیا ہے اور فی الوقت ان مختلف لوگوں کے متضاد طرزِ عمل پر روشنی ڈالنا ہی ہمارے مدّنظر ہے۔

اللہ تعالیٰ پہلے ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جن سے وہ راضی ہوتا ہے اور انہیں اپنے افضال و انعامات سے نوازتا ہے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝

(الرعد آیات ۲۲ تا ۲۵)

ترجمہ:۔ اور جو (لوگ) اُن تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور بُرے (انجام والے) حساب سے خوف رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اُس میں سے چھُپ کر (بھی) اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرتے رہتے ہیں اُنہیں کے لئے اس گھر کا (بہترین) انجام مقدر ہے (یعنی) مستقل رہائش کے باغات (انہیں عطا کئے جائیں گے) جن میں وہ (خود بھی) داخل ہوں گے اور اُن کے بڑوں اور ان کی بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی (وہ لوگ) جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی (ان میں داخل ہوں گے) اور فرشتے ہر دروازہ سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے کہ) تمہارے لئے سلامتی ہو کیونکہ تم ثابت قدم رہے۔ پس (اب دیکھو کہ تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں سے وہ راضی ہوتا ہے اور جنہیں وہ اپنے افضال و انعامات کا مورد بناتا ہے ان کے اوصاف اور ان پر نازل ہونے والے انعامات تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جن کے لئے اُن کے بُرے اعمال اور ناپسندیدہ کرتوتوں کی وجہ سے لعنت مقدر کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝

(الرعد آیت ۲۶)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) پختہ عہد کو پکے اقرار کے بعد توڑتے ہیں اور جس تعلق کے قائم کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسے پارہ پارہ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کے مرتکب ہوتے ہیں ان کے لئے (اللہ کی طرف سے) لعنت مقدّر ہے اور ان کے لئے ایک بُرا گھر (بھی مقرر) ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے اوصاف بھی بیان کر دیئے ہیں جن سے وہ راضی ہوتا ہے اور ان لوگوں کے کرتوتوں کا بھی ذکر کر دیا ہے جو اس کی لعنت کے مورد بنتے ہیں۔ جن لوگوں سے وہ راضی ہوتا ہے ان کے اوصاف یہ ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے درمیان باہم جو تعلقات قائم کئے ہیں ان میں وہ رخنہ نہیں پڑنے دیتے (۲) وہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور بُرے انجام والے حساب سے ڈرتے ہیں (۳) وہ صبر و ثبات کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے رضائے الٰہی کی طلب میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں (۴) نماز کو وہ بہت خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں (۵) اللہ تعالیٰ نے انہیں جو اموال عطا کئے ہیں انہیں وہ اس کی راہ میں ظاہراً اور پوشیدہ دونوں طرح سے خرچ کرتے رہتے ہیں (۶) وہ بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرنے میں لگے رہتے ہیں ـــــ ایسے لوگوں کو اس نے دنیا اور آخرت میں اچھے انجام اور جنّت کی بشارت دی ہے۔

برخلاف اس کے جن لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی لعنت مقدّر کر دی جاتی ہے اُن کی اللہ تعالیٰ نے یہ علامات بیان کی ہیں (۱) وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے پختہ عہد کو توڑ دیتے ہیں یعنی اس کی اطاعت سے باہر ہو جاتے ہیں اور فسق کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں (۲) اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے درمیان جو تعلقات قائم کئے ہیں اور جن کی وجہ سے انہیں آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے ان کی وہ قطعاً پرواہ نہیں کرتے اور بجائے اس کے کہ وہ باہمی اتحاد کو فروغ دیں وہ تفرقہ ڈالنے اور یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے میں لگے رہتے ہیں (۳) پھر وہ قطع تعلقات پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ ایک دوسرے کے خلاف فساد انگیز کارروائیوں میں مصروف ہو کر امن کو برباد کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے ـــــ ان کے یہ کرتوت ہی انہیں لعنت کا مستحق بناتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ ان کے لئے لعنت مقدّر کر دیتا ہے جو دنیا اور آخرت میں ان کی بیخ کنی کرنے کا موجب ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

اب اگر بعض دنیا والے اللہ تعالیٰ کے ایسے بندوں پر جو رضائے الٰہی کے حصول کی کوشش میں نیک اعمال بجا لانے میں مصروف ہوں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں صبر و ثبات کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں لعنت بھیجنے کی جسارت کریں تو اس سے کیا فرق پڑ سکتا ہے۔ اصل لعنت تو وہ ہے جو نافرمانوں اور مفسدوں پر خدا کی طرف سے پڑتی ہے اور دونوں جہانوں میں رسوا کر کے رکھ دیتی ہے۔ اسی لئے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

لعنتِ اہلِ جفا آساں بود   لعنت آں باشد کہ از رحماں بود

(ظالموں کی لعنت ملامت کا برداشت کرنا آسان ہے اصل لعنت تو وہ ہے جو رحمان کی طرف سے آتی ہے)

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۴۰ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

ہمیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین کی حیثیت سے وہ اعمالِ حسنہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جن سے وہ راضی ہوتا ہے اس لئے ہمیں لوگوں کی لعنتوں کی پرواہ کئے بغیر ایسے اعمالِ حسنہ بجا لانے میں کوشاں رہنا چاہیئے جو رضائے الٰہی کا مستحق بنانے پر منتج ہوتے ہیں تا عنداللہ ہم اُن خوش نصیبوں میں شمار کئے جائیں جن کے متعلق اس نے فرمایا ہے:۔

لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

یعنی اُنہیں کے لئے اس گھر کا (بہترین) انجام مقدر ہے۔

یہی سب سے بڑی کامیابی ہے اور اسی کا حصول ہمارا منتہائے مقصود ہونا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرچشمۂ حیات

مکرم نصیر احمد صاحب قمر متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ

انسان ہو یا حیوان، ہر جاندار شے کی زندگی کا دارومدار اور تمام تر انحصار پانی پر ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ (الانبیاء: ۳۱)

یعنی ہم نے ہر شے کو پانی کے ذریعہ زندگی بخشی ہے۔ گویا۔ ہر ذی حیات کی بقا کے لئے پانی کا ہونا ضروری ہے۔ ہر وہ شے جو زندہ ہے اور جس میں حیات پائی جاتی ہے وہ پانی کے سہارے زندہ ہے۔ ہر وہ چیز جسے پانی میسر نہیں وہ مردہ ہے۔

قرآن کریم کی بیان کردہ یہ ایسی عظیم الشان صداقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ درختوں کی سرسبزی و شادابی، کھیتوں کی ہریالی پانی ہی کی بدولت ہے۔ اگر انہیں ایک مدت تک پانی میسر نہ ہو تو یہ ساری رونق برباد ہو کر رہ جائے ؎

یکدمے گر رشحِ فیضش کم شود
ایں ہمہ خلق و جہاں برہم شود

یہ جو کہا جاتا ہے کہ دنیا میں تین حصے پانی اور ایک حصہ خشکی ہے۔ اس میں بھی خدا تعالیٰ کی یہی حکمت کارفرما ہے اور اس سے بھی زندگی کے لئے پانی کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے ـــــ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ خود انسانی پیدائش اسی ماءِ مہین کا نتیجہ ہے جیسے فرمایا۔

أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ۔ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ۔ إِلَىٰ قَدَرٍ مَعْلُومٍ۔ (المرسلات)

یعنی کیا ہم نے تمہیں ایک ماءِ مہین سے پیدا نہیں کیا؟ اور پھر اسے ایک قدر معلوم تک محفوظ جگہ میں ٹھہرایا۔ دوسری جگہ فرمایا

"خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ" (الطارق)

کہ وہ ایک اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا۔

اطباء کا کہنا ہے کہ انسانی جسم میں تین چوتھائی پانی پایا جاتا ہے اور یہ کہ انسانی جسم کی صحت و سلامتی کے لئے عمدہ و صاف پانی کا استعمال ضروری ہے ناقص پانی کے استعمال سے انسان بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے

الغرض اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ ہم نے ہر شے کو پانی کے ذریعہ زندگی بخشی ہے۔ یہ ایک ایسی ٹھوس حقیقت ہے جس سے انکار ممکن نہیں اور پانی اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جس کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ جب کوئی قوم کسی نعمت خداوندی کی ناشکری اور ناقدری کرتی ہے تو خدا تعالیٰ ایسی چیز کے ذریعہ جو ان کی خیر اور بھلائی کے لئے پیدا کی گئی تھی ان کی بدعملیوں کے باعث ان پر عذاب بھیجتا ہے مثلاً پانی ہی کو لیجئے۔ پانی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے لیکن خدا جب کسی قوم کو عذاب دینا چاہے تو بکثرت بارشیں ہوتی ہیں دریا چڑھ آتے ہیں اور سیلابوں کی وجہ سے کھیتیاں اجڑ جاتی ہیں آبادیاں ویران ہو جاتی ہیں اور سینکڑوں ہزاروں ذی حیات موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

جس طرح انسان کے لئے اس مادی حیات کے واسطے صاف اور شفاف پانی کی ایک مقررہ مقدار میں ہونا ضروری ہے بالکل اسی طرح اس کی روحانی حیات اور روحانی صحتمندی کے لئے بھی آسمانی پانی کا وجود ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جسمانی و روحانی نظام کو ایک دوسرے کے متقابل پیدا کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس میں کچھ شک نہیں کہ انسان کے جسم کا جسمانی اور روحانی نظام ایک ہی قانون قدرت کے ماتحت ہے۔ پس اگر ہم انسان کے جسمانی حالات پر نظر ڈال کر دیکھیں تو ظاہر ہوگا کہ خداوند کریم نے جس قدر انسان کے جسم کو خواہشیں لگا دی ہیں ان کے پورا کرنے کے لئے بھی سامان مہیا کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کا جسم بباعث بھوک کے اناج کا محتاج تھا سو اس کے لئے طرح طرح کی غذائیں پیدا کی ہیں۔ ایسا ہی انسان بباعث پیاس کے پانی کا محتاج تھا سو اس کے لئے کنوئیں اور چشمے اور نہریں پیدا کر دیئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جن کو روحانی حس دی گئی ہے وہ اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ روح اپنی تکمیل کے لئے ایک روحانی غذا اور پانی کی محتاج ہے جس سے روحانی زندگی قائم رہ سکتی ہے"۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۵۶ و ۵۷)

مگر افسوس کہ اس زمانہ میں دنیا کا ایک حصہ اپنی اس مادی فانی حیات کے لئے تو پانی کا وجود ضروری قرار دیتا ہے۔ لیکن اپنی اخروی روحانی حیات سے جو دائمی و ابدی حیات ہے بالکل لاپرواہ ہے اور جب ایسے لوگوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ تمہاری دائمی روحانی زندگی کے لئے اس وقت مصفا الہام کے پانی کی ضرورت ہے تو وہ انکار پر اصرار کرتے ہیں اور کسی گزشتہ زمانہ کے الہام کا حوالہ دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں جب کچھ لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا تو آپ نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

"تم دیکھتے ہو کہ اس زمانہ میں تمہارے جسم کے لئے غذا اور پانی دونوں موجود ہیں یہ نہیں کہ فقط کسی پہلے زمانہ میں تھیں اور اب نہیں ہیں مگر جب الہام اور وحی کا ذکر آتا ہے تو پھر تم کہتے ہو پہلے زمانہ کا حوالہ دیتے ہو جس پر کروڑہا برس گذر چکے ہیں مگر موجودہ کچھ نہیں دکھلا سکتے۔ پھر خدا کا جسمانی اور روحانی قانون قدرت باہم مطابق کیونکر ہوا۔ ۔ ۔ ۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۵۸)

جبکہ قانون قدرت میں ہمیشہ یہ بات مشہود اور محسوس ہے کہ ضرورتوں کے وقت آسمان سے بارش ہوتی ہے اور تمام مدار زمین کی سرسبزی کا آسمان کی بارش پر ہے۔ اگر آسمان سے بارش نہ ہو تو رفتہ رفتہ کنوئیں بھی خشک ہو جاتے ہیں۔ پس درحقیقت زمینی پانی کا وجود بھی آسمان کی بارش پر موقوف ہے۔ اسی وجہ سے جب کبھی آسمان سے پانی برستا ہے تو زمین کے کنوؤں کا پانی چڑھ آتا ہے۔ کیوں چڑھ آتا ہے؟ اس کا یہی سبب ہے کہ آسمانی پانی زمینی پانی کو اوپر کی طرف کھینچتا ہے۔ یہی رشتہ وحی اللہ اور عقل میں ہے۔ وحی اللہ یعنی الہام الٰہی آسمانی پانی ہے اور عقل زمینی پانی ہے اور یہ پانی ہمیشہ آسمانی پانی سے جو الہام ہے تربیت پاتا ہے اور اگر آسمانی پانی یعنی وحی بند ہو جائے تو یہ زمینی پانی بھی رفتہ رفتہ خشک ہو جاتا ہے۔ کیا اس کے واسطے یہ دلیل کافی نہیں کہ جب ایک زمانہ دراز گزر جاتا ہے اور کوئی الہام یافتہ زمین پر پیدا نہیں ہوتا تو عقلمندوں کی عقلیں نہایت گندی اور خراب ہو جاتی ہیں جیسے زمینی پانی خشک ہو جاتا اور سڑ جاتا ہے اس کے سمجھنے کے لئے اس زمانہ پر ایک نظر ڈالنا کافی ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے اپنا رنگ تمام دنیا میں دکھلا رہا تھا۔ چونکہ اس وقت حضرت مسیح کے زمانہ کو چھ سو برس گذر گئے تھے اور اس عرصہ میں کوئی الہام یافتہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ اسلئے تمام دنیا نے اپنی حالت کو خراب کر دیا تھا ہر ایک ملک کی تاریخیں پکار پکار کر کہتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مگر آپ کے ظہور سے پہلے تمام دنیا میں خیالات فاسدہ پھیل گئے تھے۔ ایسا کیوں ہوا تھا اور اس کا کیا سبب تھا؟ یہی تو تھا کہ الہام کا سلسلہ مدتوں تک بند ہو گیا تھا۔ آسمانی سلطنت صرف عقل کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس ناقص عقل نے کن کن خرابیوں میں لوگوں کو ڈالا کیا اس سے کوئی ناواقف بھی ہے۔ دیکھو الہام کا پانی جب مدت تک نہ برسا تو تمام عقلوں کا پانی کیسا خشک ہو گیا

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم غور کر کے دیکھو کہ خدا کا یہ محکم اور دائمی قانون قدرت نہیں کہ زمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی سرسبزی کا مدار آسمان کا پانی ہے سو اس پوشیدہ قانون قدرت کے لئے جو الہام الٰہی کا سلسلہ ہے یہ کھلا کھلا قانونِ قدرت بطور گواہ کے ہے۔ سو اس گواہ سے فائدہ اٹھاؤ اور صرف عقل کو اپنا رہبر مت بناؤ کہ وہ ایسا پانی نہیں جو آسمانی پانی کے سوا موجود رہ سکے جس طرح آسمانی پانی کا یہ خاصہ ہے کہ خواہ کسی کنوئیں میں اسکا پانی پڑے یا نہ پڑے وہ اپنی طبعی خاصیت سے تمام کنوؤں کے پانی کو اوپر چڑھا دیتا ہے۔ ایسا ہی جب خدا کا ایک الہام یافتہ دنیا میں ظہور فرماتا ہے۔ خواہ کوئی عقلمند اس کی پیروی کرے یا نہ کرے۔ مگر اس الہام یافتہ کے زمانہ میں خود عقلوں میں ایسی روشنی اور صفائی آجاتی ہے کہ پہلے اس سے موجود نہ تھی۔ لوگ خواہ نخواہ حق کی تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں اور غیب سے ایک حرکت ان کی قوت متفکرہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سو یہ تمام عقلی ترقی اور دلی جوش اس الہام یافتہ کے قدم مبارک سے پیدا ہو جاتا ہے اور بالخاصیت زمین کے پانیوں کو اوپر اٹھاتا ہے۔ جب تم دیکھو کہ مذاہب کی جستجو میں ہر ایک شخص کھڑا ہو گیا ہے اور زمینی پانی کو کچھ ابال آیا ہے تو اٹھو اور خبردار ہو جاؤ اور یقیناً سمجھو کہ آسمان سے زور کا مینہ برسا ہے اور کسی دل پر الہامی بارش ہو گئی ہے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۱۷)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر اپنی یہ سنت بیان فرمائی ہے کہ ہم مردہ اور بنجر زمینوں کو پانی کے ذریعہ زندگی بخشتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ
الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ
فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا
تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ
وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا
يُبْصِرُونَ (السجدة)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ایک بنجر زمین کی طرف پانی کو ہانک کر لے جاتے ہیں پھر اُس (پانی) کے ذریعہ سے کھیتی نکالتے ہیں جس سے اُن کے جانور بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی کھاتے ہیں کیا وہ دیکھتے نہیں؟

چنانچہ اسی سنت کے مطابق آج سے چودہ سو سال قبل جب دنیا ایک خطرناک قحط روحانی کا شکار تھی۔ موسیٰ و عیسیٰ کے لگائے ہوئے باغ مرجھا چکے تھے اور حق کی بھوک اور پیاس سے جان توڑ رہے تھے اس خدائے رحمان و رحیم نے اپنے فضل سے آسمان سے ایک ماءِ طہور نازل فرمایا تا اس کے ذریعہ سے مردہ دلوں کو زندگی بخشے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً طَهُورًا لِنُحْيِيَ بِهِ
بَلْدَةً مَيْتًا۔
(الفرقان)

کہ ہم نے آسمان سے ایک ماءِ طہور نازل کیا تا اس کے ذریعہ سے مردہ شہر کو زندگی بخشیں۔

وہ آبِ حیات اور ماءِ طہور کیا تھا؟ وہ یہی کلام پاک تھا جو سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عین وقت پر بارانِ رحمت بنکر دنیا میں نازل ہوا اور جن کے ذریعہ ہزارہا مردہ دلوں کو دائمی و ابدی حیات کے وارث ہوئے

"... جن جن اقسام و انواع کی ظلمت دنیا میں پھیلی ہوئی تھی اور جس جس قسم کا جہل اور فساد علمی اور عملی اور اعتقادی امور میں حالت زمانہ پر غالب آگیا تھا اس پر یک قسم کے فساد کے مقابل پر پورے پورے زور سے ان سب ظلمتوں کو اٹھانے کے لئے اور روشنی کو پھیلانے کے لئے عین ضروری وقت پر بارانِ رحمت کی طرح ان صداقتوں کو دنیا میں ظاہر کیا گیا اور حقیقت میں وہ بارانِ رحمت ہی تھا کہ سخت پیاسوں کی جان رکھنے کے لئے آسمان سے اترا اور دنیا کی روحانی حیات اسی بات پر موقوف تھی کہ وہ آب حیات نازل ہو اور کوئی قطرہ اس کا ایسا نہ تھا کہ کسی موجود الوقت بیماری کی دوا نہ ہو۔"

(براہین احمدیہ جلد چہارم)

؎ کلام پاک آں بیچوں دہد جام عرفاں را
کسے کو بیخبر زاں است چہ داند ذوقِ ایماں را

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ
وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ
إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَمَا
هُوَ بِالْهَزْلِ (الطارق ۱۲-۱۵)

یعنی: اس آسمان کی قسم ہے جس کی طرف سے بارش آتی ہے اور اس زمین کی قسم ہے جو بارش سے طرح طرح کی سبزیاں نکالتی ہے کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے اور اس کی وحی ہے اور وہ باطل اور حق میں فیصلہ کرنے والا ہے اور عبث اور بیہودہ نہیں یعنی بے وقت نہیں آیا۔ موسم کے مینہ کی طرح آیا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۱۵)

"وہ اس وقت زمین پر نازل ہوا جب زمین ایک موت روحانی کے ساتھ مر چکی تھی اور بر اور بحر میں ایک بھاری فساد واقع ہو چکا تھا پس اس نے نزول فرما کر وہ کام کر دکھایا جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ اشارہ فرما کر کہا ہے

اِعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ يُحْيِي
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
(حدید ۱۸)

یعنی زمین مر گئی تھی اب خدا اسکو نئے سرے سے زندہ کرتا ہے"

(براہین احمدیہ جلد چہارم ص ۳۵[illegible] حاشیہ)

؎ حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

چنانچہ اس آسمانی پانی نے آکر صدیوں کے مردے زندہ کر دئے اقوام کو زندگی بخشی اور اس نہایت شفاف اور مصفیٰ پانی نے جو بہتا چلا جاتا ہے ہزارہا دلوں کو ظلمات بشریت سے نکال کر مورد انوار حضرت الوہیت بنایا ہے

پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

یہ ماءِ طہور، یہ زندگی بخش پانی، یہ چشمۂ حیات روحانی ہمیں اس ذاتِ اطہر و مقدس کے واسطہ سے ملا جو تمام بنی نوع انسان کی نجات کے لئے رحمۃ للعالمین بنکر آیا۔ میری مراد سید الاولین والآخرین و خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ ؎

آں شہ عالم کہ نامش مصطفےٰ
سید عشاق حق شمس الضحےٰ
آں کہ ہر نورے طفیل نور اوست
آنکہ منظور خدا منظور اوست
آں کہ بہر زندگی آبِ رواں
در معارف ہمچو بحرِ بیکراں

اس احسانِ عظیم اس محسنِ انسانیت کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ کیونکہ

"اس کے ذریعہ سے ہمیں وہ پانی ملا ہے جس کی ضرورت ہر ایک پاک فطرت محسوس کر رہی ہے وہ پانی بڑی سرعت سے ہمارے ایمانی درخت کو نشو و نما دے رہا ہے اور ان مشکلات سے ہم نے رہائی پالی ہے جنمیں دوسرے لوگ گرفتار ہیں"

(چشمۂ معرفت)

ونعم ما قال المسیح الموعود علیہ السلام ؎

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ
يَسْعٰى إِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْآنِ
يَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ
تَهْوِيْ إِلَيْكَ الزُّمَرُ بِالْكِيْزَانِ
يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانِ

(باقی)

ایک دفعہ زندگی وقف کرنے کے بعد ہماری ذمہ واری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقف کے متعلق تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر شخص جو اپنی زندگی وقف کرتا ہے اس کے وقف کرنے کے یہ معنے نہیں کہ اس کا وقف ضرور قبول کر لینا چاہیئے۔ پیش کرنیوالوں میں سے جو کام کے لئے موزوں سمجھے جاتے ہیں ان کو لے لیا جاتا ہے اور باقی کو چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن جو شخص ایک دفعہ اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ خدا کے ہاں ہمیشہ ہی وقف سمجھا جاتا ہے۔ میرا اسے رد کرنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاں بھی رد ہو گیا ہے ہم اسے قبول نہ کریں وہ خدا تعالیٰ کے ہاں واقف ہے چاہے وہ باہر جا کر کوئی اور نوکری کر رہا ہو۔ جب بھی وقف زندگی کے لئے جماعت سے مطالبہ کیا جائے اس کا فرض ہے کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے خواہ پھر رد کر دیا جائے اور رد کرنے کی صورت میں اگر کوئی اور کام بھی کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت دین کی خدمت میں صرف کرے ورنہ وہ شدید عہد شکنی کا مرتکب سمجھا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ یکم اکتوبر [illegible])

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر برائے خدمت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کرنیوالے احباب

(۲)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ بمعہ جگہ و ضلع		رقم وصول شدہ
۲۴-	مکرم شیخ نثار احمد صاحب برائے شیخ محمد شریف صاحب اسلامیہ پارک لاہور		۵۰۰/-
۲۵-	" مبشر احمد صاحب شفیع	ماڈل ٹاؤن "	۵۰۰/-
۲۶-	" محمد محمود اقبال صاحب	" "	۵۰۰/-
۲۷-	" عبدالمتین صاحب	" "	۵۲۵/-
۲۸-	" حاجی جاوید اقبال صاحب	دہلی گیٹ "	۵۰۰/-
۲۹-	" شیخ رحمت علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	" "	۵۰۰/-
۳۰-	" صوبیدار عبدالمنان صاحب	ربوہ	۵۰۰/-
۳۱-	" شیخ اعجاز احمد صاحب	سیالکوٹ	۵۰۰/-
۳۲-	" ڈاکٹر تنویر احمد صاحب برائے مکرم سید پیر احمد شاہ صاحب	"	۵۰۰/-
۳۳-	" " " " مکرم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم شیخ	"	۵۰۰/-
۳۴-	" " " " مکرم منشی محمد عبداللہ صاحب مرحوم	"	۵۰۰/-
۳۵-	مجلس خدام الاحمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد		۵۲۹/۱۸
۳۶-	" مارٹن روڈ کراچی		۵۰۰/-
۳۷-	مکرم مسعود احمد صاحب	سوسائٹی کراچی	۵۰۰/-
۳۸-	" چوہدری محمد خیام صاحب مرحوم منجانب چوہدری عبدالوہاب صاحب	"	۵۰۰/-
۳۹-	" غلام مصطفیٰ صاحب	میرک ضلع ساہیوال	۵۰۰/-
۴۰-	" سید مولود احمد صاحب شہید	کوئٹہ	۵۰۰/-
۴۱-	" ڈاکٹر حاجی عبدالمجید خان صاحب	"	۵۰۰/-
۴۲-	" " محمود احمد صاحب	سوسائٹی کراچی	۵۰۰/-
۴۳-	" راجہ عطاء اللہ صاحب	جہلم شہر	۵۰۰/-
۴۴-	" چوہدری نثار احمد صاحب	"	۵۰۰/-
۴۵-	" " خلیل احمد صاحب	دارالذکر لاہور	۵۰۰/-
۴۶-	" محمد یونس صاحب جاوید	اسلامیہ پارک "	۶۰۰/-
۴۷-	" عبدالمنان صاحب منجانب والدہ زینب بیگم صاحبہ حیدرآباد		۵۰۰/-
۴۸-	" بدیع الزمان صاحب زاہد	کوئٹہ	۴۳۸/۱۵
۴۹-	" عبدالرحیم صاحب	"	۵۰۰/-
۵۰-	مجلس خدام الاحمدیہ	"	۹۵۶/-
۵۱-	مکرم چوہدری جمیل احمد صاحب	سرائے عالمگیر ضلع گجرات	۵۰۰/-
۵۲-	" ابوسعادت صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ	۵۰۰/-
۵۳-	" شمیم پرویز صاحب	جھنگ صدر	۵۲۰/-
۵۴-	مجلس خدام الاحمدیہ	گوجرانوالہ	۵۲۵/-
۵۵-	مکرم سردار خان صاحب و مکرم مختار خان صاحب محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر		۵۰۰/-

(باقی)

شعبۂ تربیت۔ اطفال

ہر مجلس اس ماہ ایک یوم تربیت منعقد کرے جس میں اطفال کی اخلاقی اور دینی حالت کا جائزہ لیا جائے۔

نیز مندرجہ ذیل مواضیع پر تقاریر کروائی جائیں:۔

(۱) تربیت اولاد (۲) نماز کی اہمیت

کارگزاری کی مکمل رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری تربیت)

ہر خوشی کے موقعہ پر احباب مساجد فنڈ کو یاد رکھیں

مکرم نگران صاحب مجالس و ناظم اشاعت جماعت احمدیہ ضلع کراچی لکھتے ہیں کہ:۔

"مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب اسلم سیکرٹری تعلیم القرآن کراچی نے شام کے وقت ہومیو کلینک میں اپنی پریکٹس شروع کی ہے اور اس کلینک کے ذریعہ پہلے دن کی آمد جو مبلغ -/۲۰ روپے ہوئی تھی وہ مساجد کی مد میں ادا کر دی تھی۔"

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ڈاکٹر عبدالشکور صاحب اسلم کے لئے دعا فرمائیں اور ہر خوشی کے موقعہ پر مساجد فنڈ کو یاد رکھیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دُعائے مغفرت

میری بیٹی رقیہ اہلیہ مجید احمد صاحب (برقیات) محلہ دارالبرکات ربوہ جو بہت ساری خوبیوں کی مالک تھی ۲۹ سال کی عمر میں ۱۷ جنوری ۱۹۷۷ء کو توام بچوں کی پیدائش کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان دو بچوں (جن کی صحت ماشاء اللہ اچھی ہے) کے علاوہ مرحومہ کے دو اور بچے (ایک لڑکا اور ایک لڑکی) بھی ہیں لڑکے کی عمر ۴ سال اور لڑکی کی عمر ۲ سال ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے اور اس کے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

(حکیم نذیر احمد قریشی زعیم مجلس انصار اللہ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور لکھتے ہیں کہ اہلیہ صاحبہ محترم میر عبدالعزیز صاحب کا اپریشن بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں ہوا ہے احباب ان کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

۲۔ مکرم مقبول احمد صاحب واپڈا کالونی منڈی بہاء الدین لکھتے ہیں کہ ان کے دائیں پاؤں کی ایڑی موٹر سائیکل کے پہیہ میں آجانے کی وجہ سے شدید زخم آئے ہیں کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۳۔ مکرم منور احمد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ کورنگی کریک کراچی لکھتے ہیں کہ ان کے خسر محترم حکیم عبدالرحمٰن صاحب سابق معلم اصلاح وارشاد سکنہ آنبہ ضلع شیخوپورہ ایک سال سے بیمار چلے آرہے ہیں نیز ان کی اہلیہ محترمہ بھی آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ہر دو مریضوں کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۴۔ مکرم فیاض محمد خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ چلنے پھرنے میں سخت دقت محسوس ہوتی ہے۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خوفناک اور مہلک اپھارہ

کا موسم شروع ہے۔ فوری طور پر جانور کو موت کے منہ سے بچانے کے لئے اپھارہ کی مجرب دوا کے پیکٹ اپنے پاس ضرور رکھیں۔ جرمن ادویہ سے تیار کردہ فارمولا۔ حیوانی مجربات کا کتابچہ

مفت منگوائیے

شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ مہلک بیماریوں سے بچاؤ اور زود اثر علاج کے لئے جانوروں کی ایلیس ۲۱ اکسیروں کا رسالہ ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

گولبازار ربوہ فون ۹۰۶ / ۹۰۷

مرکزی تربیتی کلاس ۱۵ تا ۲۸ اپریل ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے تمام مجالس خدام کی نمائندگی لازمی ہے۔ (مہتمم تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعزازی معلمین کی تیسری کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب اعزازی وقف کریں تاکہ دیہاتی جماعتوں کو ایک مقامی بلامعاوضہ معلم مل جائے۔ ایسے واقفین کی ضروری دینی تربیت کی غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مرکزی سہ ماہی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔ اِس سلسلہ کی پہلی کلاس اکتوبر ۱۹۷۶ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۷۶ء کے آخر میں ختم ہوئی اور دوسری کلاس جنوری ۱۹۷۷ء سے شروع ہے جو آخر مارچ تک رہے گی۔ تیسری سہ ماہی کلاس انشاء اللہ اپریل میں شوریٰ کے معاً بعد شروع ہوگی۔

مربیانِ کرام اور امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اپنے اپنے حلقہ اور جماعتوں میں خدام اور انصار کو اِس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں اور اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب اپنے وقف کی درخواستیں بمع کوائف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کریں۔

اِس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی بہت محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اِس لئے ایسی جماعتیں جہاں معلمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اِس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیتی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اِس کلاس میں شامل ہونے والے احباب مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق اپنے ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق اپنا بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا بہتر ہوگا کہ کلاس میں شامل ہونے والے معلمین تیار ہو کر مشاورت پر ہی تشریف لے آئیں تاکہ اس کے معاً بعد وہ کلاس میں شامل ہو سکیں۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

انگلستان میں ایک پاکستانی احمدی طالبعلم کا اعزاز

روزنامہ "مشرق" لاہور کی ۸ مارچ کی اشاعت میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے:-

"سرگودہا، ۷ مارچ (نمائندہ خصوصی) مسٹر محمد احمد حامی کو انگلستان کی ریڈنگ یونیورسٹی کے ایم۔ایس سی۔ فوڈ سائنس کے امتحان منعقدہ ستمبر ۱۹۷۶ء میں اوّل آنے پر گولڈ میڈل ملا ہے۔ آپ نے ۱۹۵۳ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ایس سی ایگریکلچرل کیمسٹری میں بھی اوّل پوزیشن حاصل کی تھی اور پاکستان میں وناسپتی اور بے بی فوڈ فیکٹریوں میں اعلیٰ پوزیشنوں پر کام کرنے اور فوڈ سائنس پر کتابیں اور ملکی و غیر ملکی سائنس رسالوں میں ریسرچ مضامین لکھنے پر ۱۹۷۵ء میں ریڈنگ یونیورسٹی سے ایک سال میں ایم۔ایس سی کرنے کی خصوصی اجازت کے ساتھ داخلہ دیا گیا تھا۔"

احباب یہ جان کر خوش ہوں گے کہ یہ نوجوان اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت حکیم فیروز الدین صاحب قریشی کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ قادیان میں پیدا ہوئے اور وہیں کی درس گاہوں میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور میٹرک کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔ تقسیمِ ملک کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ایس سی (ایگریکلچرل کیمسٹری) میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور اب انگلستان کی ریڈنگ یونیورسٹی سے ایم۔ایس سی (فوڈ سائنس) کے امتحان میں اوّل آنے پر طلائی تمغہ حاصل کر کے ملک و قوم کی شہرت کو چار چاند لگانے کا موجب ہوئے ہیں، الحمد للہ۔ ان کی شادی روزنامہ الفضل کے سابق مدیر محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم کی دختر عفت تنویر صاحبہ ایم۔ایس سی (ریاضی) سے ہوئی ہے اور بفضلِ خدا آپ صاحبِ اولاد ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

(نور الحق انور)

درخواستِ دعا: ۲۸۔فروری ۱۹۷۷ء کو میرے بیٹے عزیزم سردار محمود احمد فرید کی سائیکل پر سے گرنے کی وجہ سے بائیں کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سردار نور احمد مرتضیٰ 42/19 دار الرحمت وسطی ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

تیسرے مرحلہ کی وصولی ۲۰ مارچ تک جاری رہے گی

تمام جماعت ہائے احمدیہ کے امراء اور صدر صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض جماعتوں اور افراد کی اِس درخواست کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے تیسرے مرحلہ کی وصولی ۲۰ مارچ ۱۹۷۷ء تک جاری رہے۔ اِس تاریخ تک جماعتوں میں ادائیگی کرنے والے وقت کے اندر ادائیگی کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔

امراء اور صدر صاحبان تمام وعدہ کنندگان کو اس کی اطلاع کر دیں اور وصولیوں کے کام کو تیز کر دیں، جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

لجنات اماء اللہ سے گذارش

شعبہ وصیت کی ماہوار رپورٹیں دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ کام سال ۷۷-۱۹۷۶ء کے لائحہ عمل یعنی نصاب کے مطابق نہیں ہو رہا۔

سب صدر اور سیکرٹریانِ لجنات سے گذارش ہے کہ اِس شعبہ کا نصاب لائحہ عمل سے اچھی طرح دیکھ کر پھر کام شروع کریں اور اس کے مطابق رپورٹ دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری وصیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

مکرم عبد الرشید صاحب تبسم ایم۔اے ۱۰۳ اسی ماڈل ٹاؤن لاہور کی صاحبزادی محترمہ سلمیٰ تبسم صاحبہ ایم۔اے کا نکاح ۲۱ فروری ۱۹۷۷ء کو بعوض حق مہر مبلغ پچیس ہزار روپیہ مکرم آغا سیف اللہ خان صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ نے مکرم جاوید اقبال صاحب ابن مکرم محمد اقبال خان صاحب انجنیئر ساکن گلبرگ ۳ لاہور کے ہمراہ پڑھا۔ محترمہ سلمیٰ تبسم صاحبہ انگلستان کی ایک یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہی ہیں اور اِن دنوں مختصر قیام کے لئے پاکستان آئی ہوئی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

خاکسار عطاء الرحمٰن چغتائی

سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعتِ احمدیہ۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نت نئی خدمات کے لئے
بہترین فوٹوگرافی کا مرکز
اے۔ون نیچرل فوٹو سٹوڈیو
(عمر مارکیٹ) رحمت بازار۔ ربوہ

نظر و دھوپ کی عینکوں کے لئے
شکور بھائی چشمے والے
کچہری بازار سرگودھا
کو یاد رکھیں

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)